آپنی آرائش دین کی نظر میں

<"xml encoding="UTF-8?>

آج کل بهت کم ایسے لوگ ملیں گے جو گھر سے نکلتے وقت ایك نظر آئینہ پر نہ کرتے هوں لباس کا مرتب هونا ظاہری وضع و قطع کا عام مجمع میں حاضر هونے وقت ٹهیك ٹهاك کرنا ایك عادی کام اور همہ گیر عمل بن گیا هے اور اس مسئلہ میں بچے بوڑهے ۔مرد عورت، مالدار اور تہی دست کے درمیان کوئی فرق نهیں پایا جاتا سب کے سب دوسروں کے دیدار و ملاقات کے وقت اپنی آرائش کا خیال رکھتے هیں۔ اور یہ طے هے کہ یہ عادت بڑی اچھی اور پسندیدہ هے اور همارے معصوم پیشواؤں نے بھی اس کی بڑی تاکید کی هے اس سلسلہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایاهے:
(ان الله یحب الجمال والتجمیل ویکره البؤس والتباؤس)1: "اللہ تعالیٰ زیبائی اور آراستہ کرنے کو پسند کرتا هے اور پژمردگی اور اپنے آپ کو غبار آلود اور پژمردہ دکھلانے کو ناپسند کرتا هے"۔
اسی طرح جناب رسول خدا(ص) فرماتے هیں:
(ان الله تعالیٰ یحب من عبده اذا خرج الی اخوانه ان یتهیأ لهم ویتجمّل) 2
"اللہ تعالیٰ کو یہ پسند هے کہ جب اس کا بندہ اپنے دینی بهائءیوں کے پاس جائے تو خود کو آمادہ کرے اور اپنی آرائش کرے"۔
شاید کچھ لوگوں کا یہ گمان هے کہ جب اجنبی لوگوں کے سامنے جائیں تو اپنے آپ کو آراستہ کریں اپنے دوستوں اور آشنا لوگوں کے دیدار کے وقت اپنا پن اور دوستانہ هی خود کی آراستگی سے بے نیاز کر دیتا هے اور اس وقت اپنی آرائش ضروری نهیں هے؟ جب کہ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے هیں:
(لیتزین احدکم لاخیه المسلم اذا اتاه کما یتزین للغریب الذی یحب ان یراه فی احسن الهیة) 3 "جس طرح تم پسند کرتے هو کہ اجنبی لوگ تمهیں بہترین شکل وصورت میں دکھیں اور ان کے لئے اپنے آپ کو آراستہ کرتے هو اسی طرح جب تم اپنے مسلمان بهائی کے پاس جاؤ تو خود کو آراستہ کر کے جاؤ"۔
اس مسئلہ پر دقیق نظر اور غور وفکر کرنے کے لئے هم چند امور کا تذکرہ کررهے هیں جو براہ راست انسان کی ظاہری 4 آرائش میں دخیل هیں۔

1۔ عمومی پاکیزگی پاکیزگی،

انسان کی ذاتی اور سماجی سلامتی میں بے حد موثر هونے کے ساتھ ساتھ دیکھنے والوں کی دلچسپی اور دل خوشی کا باعث هے کلام معصومین(ع) میں ایمان کا جزو شمار هونے والے امور و صفات کی تعداد زیادہ نهیں هے؛
(النظافة من الایمان) 5 "پاکیزگی وصفائی ایمان کا جزو هے"۔
دوسری جگہ امام علی رضا(ع) فرماتے هیں:
(من اخلاق الانبیاء التنظیف) 6 "پاکیزہ و صاف رہنا، انبیاء کے اخلاق میں شامل هے"۔

ایك حدیث نبوی میں ایك گندے شخص كے بارے میں اس طرح آیا ھے:
(ان اللہ تعالیٰ یبغض الوسخ والشعث) 7 "اللہ تعالیٰ گندے اور گرد و غبار آلود شخص سے نفرت كرتا ھے"۔
بعض روایات میں خاص مقامات پر صاف و پاكیزہ رہنے كی طرف اشارہ كیا گیا ھے حضرت امام جعفر صادق(ع) اپنی حدیث كے ایك حصہ میں فرماتے ھیں:
(فان اللہ ۔ عز وجل ۔ اذا انعم علی عبدہ نعمة احب ان یری علیه اثرھا، قیل :وكیف ذالك؟ قال: ینظف ثوبه، ویطیب ریحه ویجصص دارہ، ویكنس افنیته، حتی ان السراج قبل مغیب الشمس ینفی الفقر ویزید فی الرزق) 8
"جب خدا وند متعال كسی كو نعمت دے تو وہ پسند كرتا ھے كہ اس نعمت كا اثر اس كے اندر ملاحظہ كرے۔ پوچھا گیا وہ كس طرح؟ فرمایا: اپنا لباس صاف ركھے،خوشبواستعمال كرے، اپنے گھر كو پلاسٹر كرے اپنے گھر كے آگن اور دالان میں جھاڑو لگائے یہاں تك كہ سورج غروب ھونےسے پہلے چراغ جلانے سے فقر و فاقہ دور ھوتا ھے اور رزق و روزی میں اضافہ ھوجاتا ھے"۔

2۔ سر كے بال كا خیال ركھنا

سر كے بال، انسان كی ظاھری شكل كو بہتر بنانے والے اصلی عناصر میں شمار ھوتے ھیں انسان كی خوبصورتی سر كے بال كے ساتھ جلوہ نماءی كرتی ھے كہ یہ تقارن وھمراہ یعنی خوبصورت چھرے كے ساتھ سر كے بال عورتوں كے یہاں زیادہ نمایاں ھوتا ھے اگر ایك ایسے انسان كو مدنظر ركھیں كہ جس كے تمام اعضاء، بدن یعنی، آنكھ ابرو، لب، ناك وغیرہ بڑے مناسب اور خوبصورت ھوں لیكن اس كے سر پر بال نہ ھو تو آپ كو اندازہ ھوگا كہ نہ صرف یہ كہ اس كی خوبصورتی رونق نہیں ركھتی بلكہ ھو سكتا ھے وہ آدمی برا بھی لگے۔
اسی سلسلہ میں جناب رسول خدا(ص) سے نقل شدہ حدیث بھی ھے جو خوبصورتی میں سر كے بال كی اہمیت و كردار كی طرف اشارہ كرتی ھے۔ (ورد فی الحدیث ان رسول اللہ(ص): نھی المرأة التی وصلت الیٰ حد البلوغ ان تتشبه بالرجال فی قص شعرھا من الخلف اومن الوسط اومن الامام) 9 "روایت میں وارد ھوا ھے كہ جناب رسول خدا(ص) نے حد بلوغ كو پہنچ جانے والی عورت (لڑكی) كو مردوں سے شباھت پیدا كرنے سے منع فرمایا ھے یعنی وہ اپنےسر كے بال كو آگے پیچھے یا وسط سے نہ تراشے"۔
حضرت امام جعفر صادق (ع)نے بھی فرمایا ھے:
(شعر الحسن من كسوة اللہ؛ فاكرموہ) 10 "خوبصورت بال اللہ كی عطاكردہ چادر ھے اس كا احترام كرو"۔
بالوں كی حفاظت كے سلسلہ میں بھی روایات موجود ھیں منجملہ پیغمبر خدا(ص) نے فرمایا ھے:
(من اتخذ شعرا، فلیحسن ولا یته اولیجزہ) 11 "جو بال بڑا ركھتا ھے اسے چاھئے كہ یا تو اس كی اچھی طرح حفاظت كرے یا پھر اسے چھوٹا كر دے" ۔
حضرت امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں:
(استاصل شعرك یقل دونه و دوابه ووسخه وتغلظ رقبتك ویجلو بصرك) 12 "اپنے سر كے بال چھوٹے كرو كیونكہ بالوں كو چھوٹا ركھنے سے گندگی اور جویں كم ھو جاتی ھیں اور گردن قوی (موٹی) اور آنكھ كی روشنی بڑھ جاتی ھے۔
بالوں میں كنگھی كرنے كے بارے میں اور اس پر مترتب ھونے والے فوائد كے سلسلہ میں بھی معصومین علیھم السلام سے متعدد روایات موجود ھیں حضرت امام جعفر صادق(ع) كلمة[زینت] كی آیت شریفہ: (خذوا زینتكم

عند كل مسجد) "ہر مسجد میں اپنی زینت اپنے همراه لے جاؤ" کی تفسیر میں فرماتے هیں:
([الزينة]المشط؛ فان المشط يجلب الرزق ويحسن الشعر وينجز الحاجة ويقطع البلغم) 13 "آیت میں زینت سے مراد کنگھی هے اس لئے کہ کنگھی روزی لاتی هے بالوں کو خوبصورت بناتی هے۔ حاجتوں کو برلاتی هے اور بلغم کو ختم کردیتی هے۔"
بالوں میں تیل رکھنے کے سلسلہ میں بھی حضرت امام جعفر صادق(ع)فرماتے هیں:
(اذا اخذت الدهن على راحتك فقل: اللهم انى اسألك الزين والزينة) 14 "سر پرتیل رکھنے کے لئے جب اپنی ہتھیلی پر تیل لو تو کهو: پروردگارا! میں تجھ سے خوبصورتی اور زینت کا خواہاں هوں"۔

3۔ چہرے کے بال کا خیال رکھنا

لڑکوں کے چہرے پر چودہ ۔ پندرہ سال کی عمر میں بالوں کا اگنا ان کی مرادانگی کی علامت هے اور مرتب ومنظم ڈارھی رکھنا مردوں کے وقار اور ان کی خوبصورتی کا جلوہ شمار کیا جا سکتا هے۔
تاریخ کے مختلف ادوار میں مجسمے، نقوش اور تصاویر اس بات کی نشادهی کرتے هیں کہ چہرے پر بال (ڈاڑھی) اس کی حفاظت گذشتہ زمانوں میں مردوں کے لئے زینت اور وقار مانا جاتا تھا۔
دین اسلام میں ڈاڑھی رکھنے اور اس میں کنگھی کرنے کی بڑی سفارش هوئی هے جناب رسول خدا(ص) کے بارے میں ملتا هے کہ:
(وكان يسرح تحت لحيته اربعين مرة ومن فوقها سبع مرات ويقول: انه يزيد فى الذهن ويقطع البلغم) 15
"جناب رسول خدا(ص) اپنی ڈاڑھی کے نچلے حصہ کو چالیس مرتبہ اور اوپری حصہ کو سات مرتبہ کنگھی کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ: یہ کام ذہن کو زیادہ اور بلغم کو ختم کر دیتا هے"۔
اسی طرح حضرت امام جعفر صادق(ع) فرمایا هے:
(مشط الراس يذهب بالوباء ومشط اللحية يشد الاضراس)16 "سر میں کنگھی کرنے سے وبا دور هوتی هے اور ڈاڑھی میں کنگھی کرنے سے دانت محکم هوتے هیں"۔
مونچھوں کے بارے میں پیغمبرخدا(ص) نے فرمایا هے:
(ان من السنة ان تاخذ من الشارب حتى يبلغ الاطار) 17 "مونچھوں کو هونٹوں کی کناری تك تراشے رہنا سنت هے "۔
آپ هی سے مروی ایك اور روایت میں آیا هے۔
(لا يطولن احدكم شاربه؛ فان الشيطان يتخذه محبا يستتربه) 18 "تم میں سے کوئی بھی اپنی مونچھ بڑی نہ رکھے ورنہ شیطان اپنے پوشیدہ هونے کی پناہ گاہ بنا لیتا هے۔

4۔ بدن کی کھال کا خیال رکھنا

انسانوں بالخصوص خواتین کی شکل ظاهری کے اهم عناصر میں سے ایك بدن کی کھال کا سالم، شفاف اور لطیف ونرم رکھنا هے پرانے زمانے سے پوست کی سلامتی اور اس کی خوبصورتی برقرار رکھنے کے لئے طرح طرح کی گھاسوں اور مفید تیلوں سے استفادہ رائج رہا هے اور ائمہ معصومین علیهم السلام کی تعلیمات بھی اس بات

کی نشان دہی کرتی ھیں کہ سماج کے تمام افراد (مرد ھوں یاعورت) کے لئے یہ کام بڑی اہمیت رکھتا ھے ۔ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ھے:
(الدھن یلین البشرة ویزید فی الدماغ ویذھب القشف ویسفر اللون) 19 "تیل (کی مالش) کھال کو نرم دماغ کو زیادہ، کھال کی گندگی کو بر طرف اور رنگ و روپ میں نکھار پیدا کرتا ھے"۔
اسی طرح حضرت امام محمد باقر(ع) فرماتے ھیں:
(دھن اللیل یجری فی العروق ویروی البشرة ویبیض الوجه) 20 "رات میں تیل کی مالش رگوں میں جاری ھوتی ھے کھال کو سیراب اور چھرے کو حسین (سفید) کرتی ھے"۔

5۔ ناخن چھوٹا کرنا

ایك اور خداداد نعمت اور خوبصورتی کا جلوہ جو پہلی نظر میں ھو سکتا ھے نظر نہ آئے ہاتھ اور پیر میں ناخن کا ھونا ھے۔ اور اس نعمت کااس وقت اندازہ ھوتا ھے کہ خدانخواستہ جب کسی بیماری یا حادثہ میں کوئی ایك ناخن ختم ھوجاتا ھے اور ہاتھ اور پیر کی ظاہری خوبصورتی پر بھی اس کااثر پڑتا ھے۔
بدن کے اس جزو کے بارے میں نیز اس کی صفائی محفوظ رکھنے کے سلسلہ میں حضرت امام محمد باقر(ع) فرماتے ھیں:
(انما قصت الاظفار؛ لانھا مقیل الشیطان، ومنه یکون النسیان) 21 "ناخنوں کو اس لئے چھوٹا کیا جاتا ھے چونکہ شیطان کی قیامگاہ ھے اور اس سے نسیان پیدا ھوتا ھے"۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین علی(ع) فرماتے ھیں کہ:
(تقلیم الاظفار، یمنع الداء الاعظم، ویَدُرُّ، الرزق) 22 "ناخنوں کو کاٹنے سے بڑی بڑی بیماریاں نا پید ھوجاتی ھیں اوررزق و روزی میں اضافہ ھوجاتا ھے"۔
بعض روایتوں میں عورتوں کے لئے خاص طور سے ناخن کے ظاہری پہلو اور ان کی خوبصورتی کو مد نظر رکھا گیا ھے حضرت امام جعفر صادق(ع) سے نقل ھوا ھے کہ آپ نے مردوں سےفرمایا: (قال للرجل: قصوااظافیرکم، اپنے ناخنوں کوچھوٹاکرو، (وللنساء:) اورعورتوں سے فرمایا کہ: اترکن فانه ازین لکن) 23 اپنے ناخنوں کو چھوڑ (تھوڑاسا بڑے رھیں) اس لئے کہ ناخن تم عورتوں کے لئے مززید زینت کا باعث ھے۔

6۔ عطر لگانا

ھو سکتا ھے ظاہری خوبصورتی کا تعلق قابل دید اور جن چیزوں کو آنکھیں دیکھ سکتی ھیں محدود ھو اور لغوی اعتبار سے بھی ھو سکتا ھے یہ معنی اخذ کرنا درست ھو، عرف عام میں دنیا کے تمام لوگوں کی عادت ھے کہ پسینہ کی ناپسندیدہ بو کو ختم کرنے کے لئے یا صرف اپنے یا دوسروں کو اچھا لگنے کے لئے خوشبو کا استعمال کرتے رھے ھیں اور مسلمانوں کی زبان پر ایك جملہ بڑا رائج اور مشھور ھے کہ جناب رسول خدا(ص) اپنے اموال کا زیادہ تر حصہ خوشبو پر صرف کرتے تھے بھت احتمال ھے کہ یہ شھرت جناب امام جعفر صادق(ع) سے اس ارشاد گرامی سے حاصل ھوئی ھو۔
(کان رسول اللہ(ص) ینفق علی الطیب، اکثر مما ینفق علی الطعام) 24 "پیغمبر خدا(ص) کھانے سے زیادہ خوشبو

پر مال صرف کیا کرتے تھے"۔ ایك دوسری حدیث بھی رسول خدا(ص) سے نقل ھوئی ھے جو بڑی معروف ھے:
(حبب الی من الدنیا ثلاث: النساء والطیب وقرة عینی فی الصلاة) 25 "میں دنیا کی چیزوں میں دلچسپی رکھتا ھوں، عورتیں، خوشبو اور نماز جو کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈك ھیں ۔

امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام بھی فرماتے ھیں:
(لا ینبغی للرجل ان یدع الطیب فی کل یوم؛ فان لم یقدر علیه فیوم ویوم، فان لم یقدر، ففی کل جمعة؛ ولا یدع ذالك) 26 "مرد کے لئے مناسب نھیں ھے کہ ھر زور خوشبو لگانے سے باز رھے اگر اس پر قدرت نہ رکھتا ھو تو ایك روز چھوڑ کر ایسا کرے اور اگر اس کی بھی قدرت نہ ھوتو ہر جمعہ کو خوشبو استعمال کرے اور اس کو نہ چھوڑے،

اسی طرح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ھیں:
(رکعتان یصلیها المتعطر افضل من سبعین رکعة یصلیها غیر متعطر) 27 "خوشبو لگانے والے کی دو رکعت نماز بغیر خوشبو لگانے والے کی ستر رکعت نماز سے افضل ھے۔

7۔ مسواك کرنا

بلا شك وشبہ صاف وشفاف اور چمکدار دانتوں کا رکھنا ہر آراستہ و صاف رہنے والے انسان کی خواہش وتمنا ھے کیونکہ دانتوں کی صفائی نہ صرف یہ کہ جسمانی سلامتی میں بڑی موثر ھے ظاہری خوبصورتی میں بھی کافی موثر ھے ۔ علاوہ بر این دوسروں سے محو گفتگو ھوتے وقت لازم ھے کہ دانت صاف ھوں۔ دانتوں کی صحت وسلامتی کا ڈائرکٹ تعلق اس کا خیال رکھنے سے ھے جس کا نتیجہ اس کی سلامتی ھے اس سلسلہ میں بھی حضرت امام جعفر صادق(ع) نے فرمایا ھے:
(لکل شیء؛ طھور وطھور الفم السواك) 28 "ہر شیء کے لئے ایك پاك کرنے والی چیز ھوتی ھے اور منھ کی صفائی دانتوں میں مسواك کرنا ھے"۔

زیادہ احتمال یہ ھے کہ انسان نے اپنی خوبصورتی اور حسن کو باقی رکھنے یا خوبصورتی حاصل کرنے کے لئے دانتوں میں مسواك کرنے کا آغاز کیا ھے اس لئے کہ اس سلسلہ میں ایك صاحب نظر کا قول ھے کہ: انسانوں کے اندر خوبصورتی کی طرف کشش اور کھنچاؤ سلامتی و تندرستی کی سمت کھنچاؤ سے زیادہ قوی ھے۔ بہر حال دانتوں کی صفائی کا خیال رکھنا بھی خوبصورتی کی طرف رجحان پیغمبروں کی آمد اور ان کی تاکید سے سنت کی شکل اختیار کر گیا ھے اور بہت سی روایات ہمارے مدعی کی تائید کرتی ھیں حضرت امام جعفر صادق(ع) نے فرمایا ھے:
(السواك من سنن المرسلین) 29 مسواك کرنا انبیاء و مرسلین(ع) کی سنت ھے ۔ پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفیٰ(ص) نے مسواك کرنے کی سفارش کرتے ھوئے فرمایا ھے:
(مازال جبرئیل یوصینی بالسواك حتی ظننت انه سیجعله فریضة) 30 " جبرئیل امین نے مسواك کرنے کی مسلسل تاکید کی تو مجھے خیال پیدا ھوا کہ عنقریب مسواك کو فریضہ قرار دے دیں گے" ۔ آپ سے منقول ایك دوسری حدیث میں آیا ھے:
(لولا ان اشق علی امتی لا مرتهم بالسواك مع کل صلاة) 31 "اگر میری امت پر دشوار نہ ھوتا تو میں حکم دے دیتا کہ ہر نماز کے ساتھ مسواك کریں"۔

مسواك کرنے کے جسمانی فوائد اور بہت سی عبادتوں میں اس کے سبب ثواب اور اس کی زیادتی کے سلسلہ میں بہت سی احادیث وارد ھوئی ھیں جن میں سے صرف ایك نمونہ پر اکتفاء کرتے ھیں ۔
حضرت امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں:
(فی السواك اثنتا عشرة خصلة:ھو من السنة، ومطهرة للفم ومجلاة للبصر، ویرضی الرحمن، ویبیض الاسنان ویذھب بالحفر، ویشد اللثة ویشهقی الطعام، ویذھب بالبلغم، ویزید فی الحفظ ویضاعف به الحسنات وتفرح به الملائكة) 32 مسواك میں باره خصوصیت ھے۔ پیغمبروں کی سنت ھے، ذھن کی صفائی کا باعث ھے آنکھوں کی روشنی میں اضافه ھوتا ھے، خدا کی خوشنودی حاصل ھوتی ھے، دانتوں کو سفید کردیتی ھے، دانتوں کے پیلے پن اور خرابی کو زائل کرتی ھے جبڑے کو محکم کرتی ھے بھوك بڑھاتی ھے، بلغم کو ختم کرتی ھے، حافظہ قوی کرتی ھے ثواب کئی گنا بڑھا دیتی ھے ملائکہ کو خوش کر دیتی ھے۔

8۔ صاف ستھرا

اور خوبصورت لباس پہننا انسان کے اوپر خدا کے لطف وکرم میں سے ایك لطف یہ ھے کہ اسے سارے جانوروں سے جدا کر دیا ھے انسان کی فطرت میں حیاء وحجاب ودیعت کیا ھے اور فطری رجحان کے ظھور کی سب سے بڑی علامت بدن کو دوسروں کے گناھوں سے پوشیدہ رکھنا ھے اور کتنا اچھا ھے کہ یہ چھپانا، خوبصورت صاف وشفاف اور انسان کی سماجی شان ومنزلت کے لائق ھوتا ھو تاکہ انسان دوسروں کی نظر میں بھی بھلا معلوم ھو، لباس کی خوبصورتی کے سلسلہ میں حضرت امام جعفر صادق(ع) اس طرح فرماتے ھیں:
(البس وتجمل؛ فان اللہ جمیل، یحب الجمال؛ ولیکن من حلال) 33 خوبصورت اور اچھا لباس پہنو کیونکہ خدا خوبصورت ھے اور خوبصورتی کو دوست رکھتا ھے لیکن حلال سے ھونا چاھئے ۔ لباس کی صفائی و نظافت کے حوالے سے حضرت رسول خدا(ص) کا ارشاد ھے:
(من اتخذ ثوبا، فلینظفه) 34 جو شخص کسی لباس کو پہنے تو اسے پاك وپاکیزہ بھی رکھے۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین(ع) فرماتے ھیں:
(غسل الثیاب یذھب الھم والحزن وھو طھور للصلاة) 35 لباس دھلنے سے ھم وغم دور ھوتا ھے اور نماز کے لئے پاکیزگی شمار ھوتا ھے ۔
----

1. امالی الطوسی، ج۱، ص۲۷۵۔
2. مکارم الاخلاق، ج۱، ص۲۱۸۔
3. الخصال، ص۶۱۲۔
4. اس منابع کاموضوع، آرائش ظاھری اور خوبصورتی ظاھری ھے نہ خوبصورتی باطنی انسان کی پوشیدہ خوبصورتی۔امام حسن عسکری (ع) فرماتے ھیں:
حسن الصورة جمال ظاھر وحسن العقل جمال باطن؛
الکافی، ج٦، ص۴۳۸۔امیر المومنین (ع) فرماتے ھیں:
زینة البواطن اجمل من رینة الطواہر(غررالحکم، ج۳، ص۵۵۰۳۔

5. بحار الانوار، ج۵۹، ص۲۹۱۔
6. همان، ج٦، ص۳۳۵۔
7. کنز العمال، ج۱۷، ص۱۸۱۔
8. امالی الطوسی، ج۱، ص۲۷۵۔
9. تذکرۃ الفقہاء، ج۱، ص۳۹۰۔
10. کتاب من لایحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۱۲۹۔
11. الکافی، ج۶، ص۵۲۰۔
12. همان،ج٦، ص۴۸۴۔
13. الخصال، ص۲۶۸۔
14. الکافی، ج۶، ص۵۲۰۔
15. مکارم الاخلاق، ج۱، ص۸۲۔
16. کتاب من لایحضرہ الفقیہ، ج۱، ص۱۲۸۔
17. الکافی، ج۶، ص۴۸۷۔
18. اسی جگہ ۔
19. وهی،ج، ٦، ص۵۱۹۔
20. اسی جگہ ۔
21. مکارم الاخلاق، ج۱، ص۱۵۴۔
22. الکافی، ج۶، ص۴۹۰۔
23. بحار الانوار، ج۷۳، ص۱۲۳۔
24. مکارم الاخلاق، ج۱، ص۱۰۴۔
25. الخصال، ص۱۶۵۔
26. بحار الانوار، ج۷۳، ص۱۴۰۔
27. ثواب الاعمال، ص۳۶۲۔
28. کتاب من لایحضرہ القفیہ، ج۱، ص۵۳۔
29. الکافی، ج۶، ص۲۵۷۔
30. امالی الصدوق، ص۲۵۷۔
31. الکافی، ج۳، ص۲۲۔
32. الخصال، ص۴۸۱۔
33. وسائل الشیعہ، ج۳، س۳۴۰۔
34. الکافی، ج۶، ص۲۴۴۔
35. الخصال، ص۶۱۲۔